مولانا شيخ محمد عادل رباني

بارش اللہ ﷻ کی طرف سے رحمت ہے

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته. أعوذ بالله من الشيطان الرجيم. بسم الله الرحمن الرحيم. الصلاة والسلام على رسولنا محمد سيد الأولين والآخرين. مدد يا رسول الله، مدد يا ساداتي أصحاب رسول الله، مدد يا مشايخنا، دستور مولانا الشيخ عبد الله الفائز الداغستاني، شيخ محمد ناظم الحقاني، مدد. طريقتنا الصحبة والخير في الجمعية.

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ:

وَهُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِن بَعْدِ مَا قَنَطُوا وَيَنشُرُ رَحْمَتَهُ ۚ وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيدُ

(سورة الشورٰی: ۲۸). "اور وہی ہے جو ان کے مایوس ہو جانے کے بعد بارش نازل فرماتا ہے اور اپنی رحمت کو پھیلا دیتا ہے۔ اور وہی سرپرست اور حامد (تمام تعریفوں کے لائق) ہے۔" صدق اللہ العظیم۔

اللہ عزوجل ہی بارش نازل فرماتا ہے۔ بارش رحمت ہے۔ کبھی یہ رحمت ہوتی ہے اور کبھی غضب۔ لیکن شکر ہے اللہ ﷻ کا، اس سال رحمت آئی ہے۔ کئی سالوں سے ایسا نہیں ہوا تھا۔ ساٹھ (۶۰) سال پہلے ہر سال ایسی ہی بارش ہوتی تھی، بہت خوبصورت موسم ہوا کرتا تھا۔ ہر طرف بارش ہوتی تھی۔ ساٹھ سال پہلے دنیا کی حالت اتنی خراب ہو چکی تھی کہ لوگوں نے اللہ ﷻ کے خلاف بغاوت کر دی تھی، اللہ ﷻ سے کفر کا سلسلہ، اللہ ﷻ کو پہچاننے سے انکار کرنا۔ اسی وجہ سے اللہ عزوجل نے اپنی رحمت لوگوں سے واپس لے لی۔ لہٰذا وہ شکایت کرتے رہتے تھے،"سوکھا پڑ گیا ہے، یہ ہے، وہ ہے۔" اس کے بعد شکر ہے اللہ ﷻ کا۔ لیکن لوگ پوری طرح سے اللہ کی طرف رجوع نہیں ہوئے۔ بہت ہی کم لوگ اللہ ﷻ کی طرف آئے ہیں، لیکن لوگوں کا واضح طور پر اللہ ﷻ سے مخالفت کم ہو گیا ہے۔ وہ اس بات کو بھول چکے ہیں اور دوسری چیزوں میں پڑ گئے ہیں۔ وہ اپنی خواہشات اور نفس کی ہوس میں ڈوب گئے، لیکن بے شک وہ اللہ ﷻ کے خلاف بغاوت کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی گمراہ کر رہے ہیں۔ اس دور میں حالات بہت زیادہ شدید تھے۔ پچھلی صدی کے ۱۹۶۰ کے عشرے، یعنی ساٹھ کی دہائی کا دور، وہ دور تھا جب کفر اپنی انتہا پر تھا۔ یہ وہ دور تھا جب مذہب کے خلاف مخالفت بہت سخت تھی۔ اسی وجہ سے اللہ عزوجل نے اپنی رحمت واپس لے لی، جس کی وجہ سے سوکھا اور دوسری تکلیفیں لوگوں پر آئیں۔ اللہ عزوجل چاہے تو ایک قطرہ بارش بھی نہ بھیجے۔ لیکن پھر بھی وہ ﷻ مومنین کی عزت کے لیے، غریبوں اور ضرورت مندوں کی عزت کے لیے بارش بھیجتا ہے۔ یہ بارش اولیاء کی عزت کے لیے نازل ہوتی ہے، شکر ہے اللہ ﷻ کا۔

جیسا کہ ہم نے کہا، پچھلی صدی کے آخری دور میں ہر طرح کی برائی اپنی انتہا تک پہنچ چکی تھی۔ سب سے بڑا ظلم اللہ ﷻ کے خلاف بغاوت کرنا ہے۔**"إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ"**. "بے شک شرک عظیم ظلم ہے۔" (سورة لقمان: ۱۳)۔ اللہ ﷻ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا عظیم ظلم ہے، اور یہ ظلم سیدھا اللہ ﷻ پر کیا جاتا ہے۔ اس وقت لوگوں نے شرک نہیں کیا تھا، بلکہ اللہ ﷻ کو ہی پہچاننے سے انکار کر دیا تھا۔

www.mawlanasultan.org

مولانا شیخ محمد عادل ربانی

لہٰذا، کوئی بھی چیز بے حکمت نہیں ہوتی۔ شکر ہے اللہ ﷻ کا، لوگ اس سال پھر سے یہ سب دیکھ رہے ہیں۔ ان شاء اللہ، یہ اچھی خبریں ہوں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس دین کے صاحب (امام مہدی علیہ السلام) کا آنا قریب ہے، اور یہ برکتیں اور رحمتیں پھیلنے لگی ہیں۔ ان شاء اللہ، یہ اچھی نشانی ہے۔ بے شک، صرف اللہ ﷻ ہی جانتا ہے کہ یہ کب ہوگا۔ کبھی کبھی وہ کہتے ہیں، ”شیخ نے فرمایا تھا کہ وہ اس سال ظاہر ہوں گے۔“ ہم انتظار کرتے ہیں۔ ہر لمحے انتظار کرتے ہیں۔ اللہ عزوجل کا وعدہ بالکل سچا ہے۔ ان کے آنے پر ہمارا یقین پکا ہے۔ ہر اچھی چیز کو ہم اچھی خبر سمجھتے ہیں، ان شاء اللہ۔ اللہ ﷻ جلد سے جلد صاحب کو بھیج دے۔ کیونکہ ان کے دور میں بہت زیادہ برکتیں ہوں گی۔ مولانا شیخ ناظم فرمایا کرتے تھے: ”رات کو بارش ہوگی اور دن میں دھوپ نکلے گی۔ اتنے خوبصورت دن ہوں گے۔ سال میں دو فصلیں ہوں گی۔ جانور دو بار بچے پیدا کریں گے۔ ہر چیز میں برکت ہوگی۔“ لہٰذا ایسا ہی ہوگا۔ اس لیے یہ سب چیزیں اچھی خبریں ہیں، ان شاء اللہ۔ مطلب یہ ہے کہ وہ وقت قریب آ رہا ہے۔ اللہ ﷻ ہمیں ان سے ملنے کی توفیق عطا فرمائے۔ بہت زیادہ ظلم ہو چکا ہے، ہر طرف بہت زیادہ ظلم ہے۔ اس لیے ہم ان کا انتظار ایک اچھی خبر سمجھ کر کر رہے ہیں، اور انسانیت کو نجات دینے والا جلد آ جائے، ان شاء اللہ۔

و من اللہ التوفیق۔ الفاتحہ۔

مولانا شیخ محمد عادل الربانی
۲۳ مئی ۲۰۲۶ / ۰۶ ذی الحجہ ۱۴۴۷
لفکے، قبرص